رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

Digtized by Khilafat Library

جلد | ۲۳ ر اگست ۱۹۱۹ء سنہ ۶ | شنبہ | مطابق ۲۵ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۱۶

مدینۃ المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں خیرو عافیت ہے۔

جناب چودہری فتح محمد صاحب مبلغ انگلستان کی اہلیہ جنکا بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں ۔

ہفتہ مختتمہ ۱۹ ۔ اگست میں مندرجہ ذیل احباب تشریف لائے حفیظ اللہ صاحب و شیخ فیروز الدین صاحب جموں سے ۔ علاء محمد صاحب جہلم سے ۔ مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے فضل حق صاحب و عبد الرحمان صاحب کلانور سے ۔ مولوی عبد اللہ و عبد العزیز صاحبان جیجی سے ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی سے ۔ عبد القادر صاحب سنبڑکل مودرانہ سے ۔ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب رہتک سے ۔ دین محمد و محمد ابراہیم صاحبان ایمان ضلع گورداسپور سے ۔

اخبار احمدیہ

مسٹر محمد ساگر چند بیرسٹرایٹ لاکی تازہ چٹھی

جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ پچھلے ہفتہ میں نے آپ کو الفضل کیلئے ایک آرٹیکل روانہ کیا تھا ۔ میرا ارادہ ہے کہ یہاں جو کچھ دیکھوں ۔ اس کا مختصر سا ذکر الفضل کے لئے لکھدیا کروں تاکہ احمدی بھائیوں کو معلوم ہوتا رہے کہ آجکل یورپین سوسائیٹی کیا چاہتی ہے ۔ اور احمدیہ خیالات دنیا میں پھیلانے میں آسانی ہو ۔ کیونکہ اگر ہم یہ جانتے ہوں کہ کوئی شخص کیا چاہتا ہے ۔ تو شاید ہم اس کو وہ دے سکیں ۔ لیکن اگر ہم نہیں جانتے ۔ تو شاید غلطی سے اس شخص کو جو چیز مانگے ہم کھڑا دے دیں اور جو کھڑا چاہتا ہے اس کو چیز دے دیں ۔

اول تو میں یہ بات کہنی چاہتا ہوں کہ چونکہ میں دلی جوش ہر طرف احمدی خیالات کی تبلیغ کرنی چاہتا ہوں میری تمام الفضل کے پڑھنے والے بھائیوں سے یہ التماس ہے ۔ کہ وہ میری کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کریں ۔ جیسا کہ حضرت محمود احمد خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے دُعا سے سب کچھ ممکن ہے ۔ اور جب سیکڑوں احمدی میری کامیابی کے لئے دُعا کرینگے ۔ تو عجب نہیں کہ میں ہزاروں آدمیوں کو احمدی بنانے میں کامیاب ہو جاؤں ۔

کرسچن سائنس چرچ کے اصول ۔ پچھلے ہفتہ میں ایک گرجا بنام کرسچن سائنس چرچ میں گیا اس گرجہ میں پادری اکثر عورتیں ہوتی ہیں ۔ اسکی بنیاد امریکہ میں چند سال ہوئے ۔ ایک لیڈی بنام مسز ایڈی نے رکھی تھی ۔ اسنے قریباً اپنی تمام

خیالات جیسا کہ وہ خود اپنی کتاب کی پہلی ایڈیشن میں بیان کی ہے۔ بھگوت گیتا سے لئے تھے۔ ان لوگوں کا مذہب یہ ہے کہ ہر کام میں دعا سے مدد لی جائے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ تو بجائے ڈاکٹر بلانے اور مریض کو دوا دینے کے یہ صرف دعا پر ہی قناعت کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ بے شک اگرچہ اللہ دعائیں سنتا ہے۔ لیکن وہ عقل و تمیز جو کہ انسان کو اللہ نے دوائیں … کرنے کی دی ہے۔ وہ بھی تو استعمال کرنی چاہیئے … نیز دوائیاں بھی تو اللہ نے ہی بنائی ہیں۔ تاہم کرسچن سائنس کے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کرنی آسان ہے۔ کیونکہ اسلام بھی دعا پر بڑا زور دیتا ہے۔ اور کرسچن سائنس والے عیسائی مت کے بہت سے اصولوں پر یقین نہیں رکھتے۔ مثلاً مندرجہ ذیل اصول کہ انسان ناپاکی میں پیدا ہوتا اور یسوع کے خون سے دھویا جا کر صاف کیا جا سکتا ہے کرسچن سائنس والے نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان پاک پیدا ہوا۔ اور اس کو ہمیشہ اپنے تئیں پاک خیال کرتے رہنا چاہیئے۔ تب وہ ناپاک نہیں ہوگا۔

برٹش سوسائٹی آف سیکس سائیکولوجی

جمعرات کی شام کو میں برٹش سوسائٹی آف سیکس سائیکولوجی میں ایڈورڈ کارپنٹر کا لیکچر سننے گیا اور اس کو کچھ احمدیہ لٹریچر بھی دے دیا۔ مسٹر کارپنٹر نے اپنے لیکچر میں کہا … کہ مذہب کی ابتدا ڈر سے ہوئی۔ شروع شروع میں انسان کو کائنات عجیب و غریب اور ڈراونی معلوم ہوئی۔ … ابتدا اس طرح ہوئی کہ لوگ بھونچال کی حرکت سے ڈرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ اگر بعض خاص خاص دن کام کیا تو شاید ضائع ہو جائیں۔ اسی طرح اگر دلدل میں سے بخارات اٹھ کر بیماری پھیل گئی۔ تو لگے لوگ دلدل سے ڈرنے کہ گویا وہاں سے شیطان اٹھ رہے ہیں۔

عیسائی مت نے ایک طرف تو سکھایا کہ دنیا سے واسطہ نہ رکھو۔ دوسری طرف عیسائی مت بادشاہوں اور طاقتوروں اور امیروں کا غلام ہو گیا۔ پس گویا امیروں اور طاقتوروں کا غلام رکھنے کے لئے سکھانے لگا کہ دنیاوی خواہشات چھوڑ کر مصیبت کی زندگی بسر کرو۔ تاکہ تم کو نجات ملے۔ لیکن اب تمام لوگ خوشی کی زندگی بسر کرنے کا حق حاصل کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اسی طرح عیسائی مذہب نے اور توہمات کو پیدا کیا۔ مثلاً یہ کہ دیوتا لوگ ہم سے حسد کرتے ہیں۔ پس ہمیں اپنی خوشی کو ان کی آنکھوں سے چھپانا چاہیئے۔

بعد میں دوسروں نے تقریریں کیں۔ ایک نے کہا کہ ان مردوں اور عورتوں کو آپس میں شادی کرنی چاہیئے جن کی روحیں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ تب یہ دنیا بہشت کا نمونہ بن جائیگی۔ ایک اور شخص نے کہا کہ جنگ کے دنوں میں جبکہ خوراک کی کمی تھی۔ ایک پادری نے کہا کہ اتوار کے روز کھیتی باڑی کرنا یا سبزی بونا سخت گناہ ہے لیکن جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا عیسائی مت کے موافق اتوار کو دشمن کے بائیں گال پر طمانچہ مارنا جائز ہے تو اس نے جواب دیا کہ ہاں بشرطیکہ وہ دشمن جرمنی یا آسٹرین یا ترک ہو۔

بندہ ساگر چند بیرسٹر ایٹ لا لنڈن

ضلع پابنا میں تبلیغ

جیسا کہ کسی گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی مبلغ بنگال گذشتہ دنوں تعلیشہ میں تھے۔ وہاں کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہاں کے مولوی صاحبان نے بہت کوشش کی کہ لوگ میری باتیں نہ سنیں مگر لوگ آتے ہی رہے ایک صاحب منشی نسیم الدین نے معہ چالیس کے قریب شخصوں کے مباحثہ کی تمنا کی۔ اور ان سے وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود کے متعلق گفتگو ہوئی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ منشی صاحب خاموش ہو گئے۔ اور دوسرے دن تیاری کر کے آنے کے وعدے پر چلے گئے مگر پھر نہ آئے اسجگہ پہلے دو آدمی چند دن ہوئے احمدی ہو چکے ہیں۔ اب دو اور شخص سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے اللہ تعالےٰ استقامت دے۔

انجمن احمدیہ کلکتہ

خداوند کریم کے فضل سے کلکتہ کی انجمن پہلے کی نسبت ترقی پر ہے انجمن مذکور کا ہفتہ واری اجلاس باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ احباب خاص دلچسپی سے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں چندہ وغیرہ کا باضابطہ طور سے انتظام ہو گیا ہے چنانچہ گذشتہ ہفتہ کے جلسہ کی روئداد مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) احمدیہ یتیم خانہ قادیان کے لئے تحریک ہوئی۔ اور مبلغ … (ماہواری للعہ) جمع ہو گئے۔

(۲) گورنمنٹ بنگال کے نام جو میموریل کا مسودہ تیار کیا گیا ہے۔ وہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اور اس پر بحث ہوئی کہ میموریل۔ انجمن احمدیہ کلکتہ کی طرف سے پیش ہو یا انجمن برہمن بڑیہ کی طرف سے اور آخرش یہ تجویز ہوئی کہ انجمن کلکتہ کی طرف سے پیش ہو۔

الراقم محمد نواز خان احمدی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ

الفضل۔ بدر۔ تشحیذ کے متفرق پرچے

میرے پاس اخبار الفضل و اخبار بدر۔ اور رسالہ تشحیذ کے بہت سے پرچے زائد موجود ہیں۔ اگر کسی احمدیہ لائبریری کے واسطے ضرورت ہو تو مفت دئے جا سکتے ہیں۔

خاکسار عبدالسمیع۔ کلرک محکمہ صاحب نائب مشیر مال بہاولپور

اعلان نکاح

مسماۃ جینا بنت رکن الدین ساکن لودھیانہ برادر مولوی کرم الٰہی صاحب کا نکاح پانسو روپیہ مہر پر منشی عبدالکریم صاحب ایجنٹ جرنیان … کے ساتھ ۱۹ر اگست ۱۹۱۹ء کو ہوا۔ خدا مبارک کرے۔

مطلوبہ نمبر مل گئے

لاہور سے مجھے اخبار الفضل کے نمبر ۸۱-۹۲-۹۳-۹۵-۹۶ مل گئے۔ اب کوئی اور صاحب تکلیف نہ کریں۔ محمد عثمان لکھنؤ

انجینیرنگ کالج کے امتحان مقابلہ میں کامیابی

شیخ مسعود احمد صاحب بی اے برادر خورد شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے ایل ٹی نائب ناظر تعلیم تھامسن سول انجینیرنگ کالج رڑکی کے داخلہ کے امتحان مقابلہ میں خدا کے فضل سے گیارہویں نمبر پر کامیاب ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت کے اور گریجوایٹ نوجوانوں کو چاہئے کہ اس لائن میں جانے کی کوشش کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ انجینیرنگ لائن کی طرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۳ - اگست ۱۹۱۹ء

غیر مبایعین کے ایک مایۂ ناز مولوی کی حقیقت

کیا مالاباری مولوی کُنجی مبایع تھا؟

مالابار کے احمدیوں کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کی اس غلط بیانی کے بعد کہ انہیں سے چار سو آدمی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت فسخ کرکے ان کے ساتھ مل گئے ہیں۔ پیغام صلح نے ایک شخص کُنجی احمد کے اپنے ساتھ ملنے کا اعلان کرتے ہوئے بڑی خوشی اور فخر کا اظہار کیا۔ اور اس کو اسقدر وقعت دی کہ ہمارے صیغہ واحد میں اس کا ذکر کرنے اور اس کے مبایع ہونے کا اعلان کرنے پر پیغام نے سخت برافروختہ ہوکر لکھا کہ:۔

"اس تہذیب شائستگی سے قطع نظر کرتے ہوئے جو الفضل نے ایک مولوی کے متعلق صیغۂ واحد کے استعمال میں دکھائی ہے۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ مولوی کُنجی احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں کے میاں صاحب کی بیعت میں داخل ہونے پر الفضل کیا ثبوت پیش کرنے پر تیار ہے"

ذیل میں ہم اس شخص کی احمدیت اور دینداری کے متعلق جو حقانیہ شہادتوں پر مشتمل مضمون درج کرتے ہیں۔ امید ہے اس سے پیغام کا مطالبہ نہایت عمدگی کے ساتھ پورا ہو جائیگا۔ اور وہ دیکھ لیگا کہ جس شخص کو اب وہ اپنے ساتھ ملا ہوا ظاہر کر رہا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔

مندرجہ ذیل مضمون سے یہ بات بھی اچھی طرح ظاہر ہو جائیگی کہ جو لوگ اس قسم کے انسان کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر پھولے نہیں سماتے ان کی اپنی حالت کیسی ہوگی۔ کیونکہ

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

کا شعر بالکل درست ہے۔ اور روزمرہ کے واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

پیغام کے کسی گذشتہ نمبر میں ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہم ثابت کریں کہ مولوی کُنجی مالاباری مبایع تھا۔ میں کہتا ہوں۔ ایڈیٹر صاحب الفضل نے تو صرف یہی لکھا ہے کہ وہ مبایع نہ تھا۔ مگر میرے نزدیک وہ احمدی بھی نہیں ہے چنانچہ ذیل میں میں اس کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔

ثبوت اول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ منہ سے اقرار بیعت کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور یہ امر بالکل سچ ہے۔ اگر ایک شخص بیمار ہو۔ اور منہ سے کہے میں دوائی کھاتا ہوں لیکن در اصل نہ کھاتا ہو۔ تو کیا اچھا ہو گا۔ ہرگز نہیں۔ اب امیر المنکرین نے تمام وہ کاٹی ہوئی شاخیں۔ سلسلہ کے باغ کے سوکھے پتے جو جھڑ گئے۔ اکٹھے کر لئے۔ اور ان سوکھی ٹہنیوں کو گاڑ کر خوش ہو رہا ہے کہ میں نے بھی ایک باغ لگا لیا۔ کُنجی انہی آدمیوں میں سے ایک ہے جس کو باغبان نے کاٹ کر پھینک دیا۔ یا سوکھے پتے کی طرح گر پڑا۔ کُنجی نے مسیح موعود کی تعلیم پر کبھی عمل نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اس کے خلاف ہی کیا۔ کیا کسی مذہب کا آدمی خدا تعالےٰ کی مقدس ہستی کو گالیاں دے سکتا ہے؟ مگر مولوی کُنجی امیر المنکرین کا مایہ ناز روحانی فرزند اس خوبی سے خالی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو حرام زادہ لُچا۔ بدمعاش کہدینا یہ اس کی زبان کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ پس وہ شخص جو خدا تعالےٰ کی مقدس ہستی کو گالیاں دیتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز احمدی نہیں چہ جائیکہ اس کو مبایع کہا جائے۔ ہاں وہ امیر المنکرین کی پارٹی کا ایک آدمی ہو سکتا ہے۔ جو خدا کے پیاروں کی شان میں ایک مدت سے زبان درازی کر رہا ہے

ثبوت دوم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کو کبھی بھی اپنی جماعت میں نہیں خیال کیا۔ وہ حضرت اقدس کے حضور جب کبھی خط لکھتا۔ اس میں ہماری پاک جماعت کی شکایتیں لکھا کرتا۔ پس جو شخص ایک پاک جماعت پر افترا کر رہا ہو۔ وہ مفتری احمدی نہیں ہو سکتا۔ اور جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی جماعت میں نہیں سمجھا۔ وہ مبایع کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر وہ خود اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ میں ہمیشہ سے اسی مذہب پر رہا ہوں جس پر آج ہوں۔ چنانچہ ایک خط میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب نے اس کو لکھا کہ تم نے امام کے راستے کو چھوڑ دیا۔ اسکے جواب میں وہ لکھتا ہے۔ ؎

انک قد فارقت انت امامنا
واضللت جھلا وکنت کمثلہم

یعنے میں نے نہیں چھوڑا۔ بلکہ میں تو ہمیشہ اسی راستے پر رہا جس پر آج ہوں۔ اور میں گمراہ نہیں ہوا بلکہ تو ہو گیا۔

پس جبکہ وہ خود اعتراف کرتا ہے کہ میرا یہی طریق رہا اسی کو میں ہدایت خیال کرتا رہا۔ تو بتاؤ کہ ایسا شخص مبایع ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ٭

ثبوت سوم مسئلہ نبوت مسیح موعود میں ہمیشہ اسے اختلاف رہا۔ چنانچہ وہ مالاباری لوگوں کو کہتا رہا کہ مسئلہ نبوت میں خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کا مذہب بالکل درست ہے۔ حتیٰ کہ اس نے خود اپنے ایک خط میں یوں اعتراف کیا ہے

نعم ثم نعم ثم کلمۃ مستقلۃ
وسیدنا نبی اللہ احمد اعجمی
ومھدینا ھذا امام محدث
مجدد قرنی ملھم متکلم
مثیل المسیح الموسوی شبیھہ
وقل مثل قولی دا فانک تعلم

پس اس کے نزدیک حضرت مسیح موعود صرف محدث ہیں اور یہی بات وہ دوسروں سے کہلانی چاہتا ہے۔ چنانچہ آگے جن اصحاب کی شہادتیں درج کی جائینگی۔ ان سے ثابت ہے کہ وہ پہلے بھی حضرت مسیح موعود کو نبی نہیں مانتا تھا پس مبایع نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح وہ حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ کہنے والے کو کافر۔ دجال۔ ضال۔ مضل کہتا رہا چنانچہ ایک دفعہ اس کے ایک دوست اور مخلص دوست جو

اپنی گواہی میں یوں لکھتے ہیں کہ میں اُس کا پہلا دوست اور دایاں بازو تھا۔ اس کو کہا کہ میں حضرت مسیح موعود کو نبی مانتا ہوں تو اسنے مجھے کہدیا کہ تو کافر۔ دجال۔ ضال۔ مضل ہے۔ پس جو شخص حضرت مسیح موعود کو نبی ماننے والوں کا اسقدر مخالف ہو۔ وہ مبایع چھوڑ کر احمدی بھی نہیں کہلا سکتا۔

ثبوت چہارم اس نے خلیفہ اول کی وفات پر یہاں لوگوں کو کہا کہ خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ اور اسنے حضرت مسیح موعود مسیح اسرائیلی کے مثیل تھے۔ چونکہ اس کا کوئی خلیفہ نہ تھا۔ اس لئے مسیح موعود کا بھی کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے کیا یہ ضروری اعلان والی بات نہ تھی۔ اور کیا ایک مبایع یہ بات کہہ سکتا ہے کہ خلیفہ کی ضرورت نہیں یہ دلیل ہے اس امر کی کہ وہ مبایع نہ تھا۔

ثبوت پنجم مسٹر مانٹیگ صاحب بہادر وزیر ہند کی آمد پر جبکہ مولوی محمد علی صاحب امیر المنکرین نے اپنے آپ کو تمام جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے طور پر پیش کیا۔ اسوقت تمام اطراف و جوانب سے اس کے خلاف آواز اٹھائی گئی اور نفرت کا اظہار کیا گیا۔ مگر مولوی کنجی نے اعلان کیا کہ میں اسپر دستخط نہیں کروں گا۔ اور مولوی محمد علی نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ٹھیک اور درست لکھا ہے۔ چنانچہ اسنے دستخط نہیں کئے اس کا دستخط نہ کرنا اور اتنا بڑا جھوٹ بولنا کیا یہ اس کے غیر مبایع ہونے کی دلیل نہیں؟

ثبوت ششم مولوی حاجی محی الدین صاحب نے قادیان میں حضرت سیدنا و مرشدنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں لکھا کہ کنجی نبوت مسیح موعود کا منکر ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سے مباحثہ کروں۔ آپ نے ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیّر سے ایک خط مسٹر احمد آف کالی کٹ کو لکھوایا کہ آپ مولوی محی الدین کو کہدیں کہ وہ اس سے مباحثہ نہ کریں۔ کیونکہ وہ بعید عن الحق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس کو بعید عن الحق فرمانا اور مولوی محی الدین صاحب کا اس سے مباحثہ کے لئے اجازت طلب کرنا دلیل ہے اس امر کی کہ وہ مبایع نہ تھا۔ بلکہ منکر خلافت اور منکر نبوت تھا۔

ثبوت ہفتم اسنے بعض لوگوں کو کہا کہ مسیح موعود نے بہت سی جگہ قرآن کریم کے خلاف لکھا ہے۔ مرہم عیسےٰ نے تو صرف یہی کہا ہے کہ وفات حضرت مسیح ناصری کے بارے میں مسیح موعود کا عقیدہ قرآن کی نص صریح کے خلاف ہے۔ مگر مولوی کنجی کہتا ہے کہ مسیح موعود نے بہت جگہ خلاف لکھا ہے۔ کیا کوئی احمدی اور مبایع یہ عقیدہ رکھ سکتا ہے۔ شاید پیغام لکھے گا کہ اسنے کہاں لکھا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اسی کے رازدار دوستوں کی گواہیاں پڑھ لو۔ تم کو علم ہو جائیگا

ثبوت ہشتم اس کے نزدیک ہر کافر سے سود لینا جائز ہے اور یاد رہے کہ اس کے نزدیک ایک طرف تمام وہ اقوام جو مسلمان نہیں ہیں کافر ہیں۔ اور دوسری طرف ہر وہ شخص جو مسیح موعود کو نبی کہتا ہے کافر ہے۔ بلکہ ہر وہ مسلمان خواہ غیر احمدی ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اسم اللہ کو منصوب پڑھتا ہے۔ تو وہ کافر ہے۔ اسلئے سوائے ان دو تین آدمیوں کے جو اسکے ہم خیال ہیں۔ اس کے لئے اور سب سے سود لینا جائز ہے۔ پس وہ شخص جو صریح نص قرآنی کے خلاف کرتا ہے وہ نہ مبایع نہ احمدی نہ مسلمان کچھ بھی نہیں۔

ثبوت نہم اسی طرح اس کا فتویٰ ہے کہ اگر کسی عورت کے پیٹ میں بچہ نہ ہو۔ تو اس کے لئے کوئی عدت نہیں۔ چنانچہ اسی فتوے کی بنا پر ایک عورت کا عدت کے اندر ہی اس نے نکاح پڑھ دیا۔ اور سورہ طلاق کی نص صریح کے خلاف کرنے سے نہ ڈرا۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے مولوی محی الدین صاحب نے فتویٰ طلب کیا۔ تو حضور نے فرمایا کہ نکاح جائز نہیں مگر اس نے فتوے کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ پس قرآن کریم کی خلاف ورزی کرنیوالا ایک مبایع نہیں ہو سکتا جس عورت کا نکاح پڑھایا گیا تھا۔ اسکے رشتہ داروں کی قلمی گواہیاں آگے درج کی جائینگی۔

اُمید ہے اس امر کے واضح کر دینے کے لئے کہ مولوی کنجی احمدی اور مبایع نہیں یہ ثبوت کافی ہونگے۔ باقی رہا اس کا زبانی اقرار وہ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد کے اس طریق عمل سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا کہ وہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود کو مسیح الزمان لکھتا اور دوسری طرف آپ پر خطاب گذشتہ سے گذشتہ الزمان؟ اور خطاب کذاب کے الفاظ لکھتا۔ پس غیر مبایعین کا اس کو مبایع قرار دے کر اس کو اپنے ساتھ شامل کر کے خوش ہونا سخت نادانی ہے۔ ذیل میں ہم چند ایک ایسے اصحاب کی گواہیوں کو درج کرتے ہیں۔ جو مولوی کنجی کے خوب واقف ہیں ان سے یہ امر واضح ہو جاویگا۔ کہ وہ کس قماش کا انسان ہے۔ یہ گواہیاں تعداد میں دس ہیں۔ جنہیں کہ وہ حلفاً کی ہیں۔ والسلام۔ شیخ محمود احمد از ملک مالابار"

مندرجہ ذیل شہادتیں مالاباری زبان اور خط میں لکھی ہوئی ہمارے پاس پہونچی ہیں۔ جن کا ترجمہ ایک مالاباری طالب علم سے کرا کر شائع کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

پہلی شہادت میں مندرجہ ذیل حلفیہ شہادت خدا کو حاضر ناظر کر کے پیش کرتا ہوں:-

(۱) میں ولد بخت کنجی احمد مولوی کے بچپن سے لیکر اب تک کے تمام حالات سے اچھی طرح سے واقف ہوں۔

(۲) میں بوجہ ان اقوال و بیانات کے جو ان کے منہ سے سُنے گئے ہیں۔ اور احمدیت کے بالکل خلاف ہیں ان کو احمدی نہیں خیال کر سکتا۔ کیونکہ ان اقوال و بیانات کا اظہار نہ کسی احمدی کی طرف سے ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح کے مسند خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے کچھ مدت بعد مولوی موصوف نے کہا کہ نبوت کے بارے میں مولوی محمد علی۔ خواجہ کمال الدین۔ محمد احسن امروہی صاحبان کا مذہب صحیح ہے۔ تب میں نے پوچھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا عقیدہ کیا اس بارے میں صحیح نہیں۔ جواب میں اسنے کہا اس مسئلہ میں وہ جاہل ہیں۔

(۴) ایک دن جمعہ کے خطبہ میں مولوی موصوف نے فرمایا۔ اے لوگو! مسیح نے قرآن کا ترجمہ آیت آیت لفظ لفظ نہیں کیا۔ چند اُلٹی پلٹی آیتوں کو صرف بیان کیا ہے۔ ان کی اُردو

کتابوں میں کوئی علمی بات نہیں۔

(۵) کافر سے سُود لینا جائز ہے۔

(۶) خلیفہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی خلیفہ نہ تھا۔

(۷) عیسےٰ علیہ السلام کی شریعت تھی جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت تھی۔

(۸) جو کچھ خلافت کے متعلق مولوی محمد علی کا عقیدہ ہے مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے۔ مولوی صاحب موصوف کا بھی وہی عقیدہ ہے۔

(۹) مدت سے ان کے اور مولوی محمد علی کے درمیان خط و کتابت جاری تھی۔ بعض خطوط کبھی کبھی مسجد میں سنایا بھی کرتے تھے۔

(۱۰) جھوٹ بولنا ان کا معمول عام ہے۔ جو ضرورت کے موقع پر بولا کرتا ہے۔

(۱۱) عدت گذرنے سے پہلے ایک لڑکی کا دوسرا نکاح جائز قرار دے کر خطبہ پڑھ دیا تھا۔

(۱۲) لفظ "اللہ" مفخم پڑھنے والوں پر جب مولوی نے کفر کا فتوےٰ لگایا تھا تو میں نے دریافت کیا تھا کہ جب آپ قادیان میں تھے تو حضرت خلیفہ اول کے سامنے کس طرح پڑھا تھا۔ جواب میں کہا۔ وہاں تو میں نے مفخم ہی پڑھا تھا (بات کاٹ کر معاً) مگر وہ پڑھنا ایسا ہی تھا جیسا کہ مسیح موعود نے پہلے کہا تھا کہ عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں۔ پھر کہا وہ فوت ہو گئے ہیں۔ تب میں نے کہا کہ نہ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام الٰہی کے ماتحت فرمایا تھا۔ مولوی موصوف نے کہا۔ اس طرح کا کوئی الہام ان کو نہیں ہوا۔

یہ ان کی مختصر باتیں ہیں۔ جن سے میں نے یقین کیا ہے کہ ان کو تقویٰ اور طہارت سے لگاؤ نہیں۔

خاکسار

سی کنجی احمد سکرٹری انجمن احمدیہ پنگاڑی مالابار

دوسری شہادت

میں مندرجہ ذیل بیان حلفیہ شہادت کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

(۱) میں وی کنجی احمد مولوی کو خوب جانتا ہوں۔ کبھی میں انکو نہایت ہی گہرے دوستوں میں تھا۔ بلکہ انکے دائیں ہاتھ کی طرح تھا۔ ان کے عقاید ہمارے عقائد کی طرح نہیں۔

(۲) ایک دن میں نے کہا کہ میں حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول تسلیم کرتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر یوں تسلیم کرو گے تو تم کافر دجال ضال ہو۔

(۳) "اللہ" کے لفظ کو مالاباریوں کی طرح (مفخم) پڑھنا غلط ہے۔ ایسا پڑھنے والا کافر ہے۔

(۴) مسیح موعود نے اپنی کتابوں میں پانچ مقامات پر غلط بیانی کی ہے۔ ان پر میں نے نشان کیا ہے۔

(۵) میری بھانجی کا نکاح ثانی عدت گذرنے سے پہلے پڑھ دیا تھا۔

(۶) اپنے قول کو بدلانا ان کی عادت مستمرہ ہے۔

(۷) خدا کو شریر۔ مکار۔ حرامی الفاظ میں نے ان کے منہ سے کنجی کویا صاحب کمانوری سے بکتے ہوئے سنے ہیں۔

(۸) بہت پہلے سے مولوی محمد علی کے ساتھ ان کی خط و کتابت تھی۔ بعض خطوط وہ سنایا بھی کرتے تھے۔

(۹) میں یقین سے کہتا ہوں کہ مولوی موصوف کو احمدیت سے کوئی تعلق نہیں۔

(۱۰) پہلے کہا کرتے تھے کہ مسیح موعود کا نہ ماننے والا کافر ہے۔ اب کہتے ہیں کہ نہ ماننے والا کسی صورت میں کافر نہیں ہو سکتا۔

خاکسار پی۔ مدار عبد اللہ۔ پنگاڑی۔ مالابار

تیسری اور چوتھی شہادت دو ہندو اصحاب کی

سنہ ۱۹۲۶ء میں احمدیت کے فرقوں کے مابین بیان پر جو مباحثہ واقع ہوا تھا۔ جس سے میں بالیقین اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مولوی وی کنجی پنگاڑوی احمدی مذہب سے بہت دور ہیں۔ اور یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ احمدی فرقے میں ہوتے۔ تو ہرگز ایسے نہ ہوتے۔ اور میں اس نتیجہ پر اس مباحثہ کی وجہ سے پہنچا ہوں۔ جو مولوی موصوف اور کے مولوی محی الدین صاحب کے درمیان ہوا تھا۔

خاکسار اے سی آئی کرشن نایر۔ پنگاڑی

جو کچھ کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ اس کی میں بھی تصدیق کرتا ہوں۔

خاکسار ٹی۔ این۔ اننتن نایر۔ پنگاڑی۔ مالابار

پانچویں شہادت

عاجز کا حلفیہ شہادت کے ساتھ بیان جو ذیل میں درج ہے۔

(۱) مولوی وی کنجی احمد حاجی کو میں مدت سے واقف ہوں۔ ان کو احمدیت میں کسی قسم کے تعلق نہ ہونے کو جاننے کی وجہ سے میں ان کے ذریعہ حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت میں داخل نہیں ہوا تھا۔ اب جناب مولوی غلام رسول صاحب کے ذریعہ حضور کی بیعت میں داخل ہوا ہوں۔

(۲) کنجی کہتا ہے مسیح موعود نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہ دجال ہیں۔ مسیح موعود کو نبی ماننے والا کافر ہے۔

(۳) میرے ماموں کی لڑکی کا نکاح ثانی کا خطبہ عدت گذرنے سے پہلے ہی جائز قرار دیکر پڑھ دیا تھا۔

خاکسار سی کنجی مائین۔ پنگاڑی۔ مالابار

چھٹی شہادت

میرا حلفیہ شہادت کا بیان حسب ذیل ہے۔

(۱) میں پانچ چھ سال سے کنجی احمد مولوی کا واقف ہوں۔ وہ پہلے سے ہی نبوت کے مسئلہ میں مولوی محمد علی کا ہم عقیدہ تھا۔ ایک دن مسجد میں برادرم عزیزم ابوبکر کے ساتھ نبوت کے متعلق وہ گفتگو کر رہے تھے باتوں باتوں میں کہنے لگے۔ لاہور کے لوگ (پیغامی) نبوت کو خوب سمجھے ہیں۔ قادیان کے تمام لوگ اس سے جاہل ہیں۔ تب میں نے کہا۔ اور حضرت میاں صاحب؟ جواب میں کہا کہ وہ بھی جاہل ہیں۔

(۲) مسیح موعود نے پانچ جگہوں پر قرآن شریف کے خلاف کہا ہے۔ (لکھا ہے) اور میں نے وہاں پر نوٹ کیا ہے۔

(۳) جھوٹ بولنا ان کے نزدیک معمولی چیز ہے۔ مجھ سے کئی دفعہ جھوٹ بولے ہیں۔

خاکسار (مولوی) موسیٰ پنگاڑی مالابار

ساتویں شہادت

حلفیہ شہادت۔ وی مولوی کنجی احمد نے مدت ہوئی کہا تھا کہ مولوی محمد علی اور ہم میں عقائد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔

خاکسار کے احمد کٹی۔ پنگاڑی (مالابار)

آٹھویں شہادت

حلفیہ شہادت

(۱) وی مولوی کنجی احمد نہایت ہی جھوٹ بولنے والا شخص ہے۔ مجھ سے کئی دفعہ جھوٹ بولا ہے۔

(۲) عدت گذرنے سے پہلے دوسرا نکاح جائز ٹھہرا کر

خطبہ پڑھ دیا تھا۔

خاکسار بی۔ پلی کتی۔ پنگاڑی مالابار

نویں شہادت

حلفیہ شہادت۔ چنے دی موری کنجی احمد کے منہ سے جب سے پڑتا تھا کہ "اللہ" کو تعظیم کے ساتھ پڑھنے والے سب کافر ہیں۔ تب سے ان کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے

خاکسار تابل کنجی احمد۔ پنگاڑی (مالابار)

دسویں شہادت

حلفیہ بیان :- میں مولوی کنجی کا رشتہ دار ہوں۔ اُسی کے گھر میں رہتا ہوں۔ قادیان میں بھی یہ میری موجودگی میں گیا تھا۔ میں اس کے حالات سے بہت واقف ہوں اور میرا ایمان ہے۔ کہ وہ بالکل احمدی نہیں۔ بلکہ قادیان میں بھی صرف روپیہ ہی کی خاطر آیا تھا۔ قادیان میں اسنے ہم سے کہا کہ مولوی محی الدین جب آیا تھا۔ تو اس کو تو دو تین سو روپیہ مل گیا تھا۔ یہ امر اس طرح اس نے کہا جس سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ اس کی خواہش ہے کہ مجھے بھی روپیہ ملے۔ اسی طرح ایک دن اس نے ایک تقریر لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح اول کو دکھائی۔ تو آپ نے ایک لفظ کی نسبت فرمایا کہ یہ لفظ کاٹ دو۔ کہنے لگا آپ کاٹ کر اور لکھ دیں۔ تب آپ نے ایک اور درست خود کیا۔ اس کے متعلق اگر ہم کو کہنے لگا کہ دیکھو ایک لفظ کے لئے کتنی دیر کر دی۔ گویا اپنے آپ کو خلیفہ سے زیادہ عالم خیال کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح جو ترجمہ کرتے۔ اس کو یہ کبھی نہ مانا کرتا تھا۔ بلکہ اعتراض ہی کیا کرتا تھا۔ پھر اس نے کبھی نبوت مسیح موعود کو نہیں مانا۔

ایک دن شعبان کی پندرھویں تاریخ کو اس نے دیکھا کہ ہم نے وہ دن نہیں منایا تو کہنے لگا کہ آج چولھے میں آگ وغیرہ نہیں۔ میں نے کہا یہ جائز نہیں۔ قادیان میں مسیح موعود آپ کے خلیفہ اور اصحاب میں سے کوئی نہیں کرتا۔ تب کہنے لگا کہ مسیح موعود بھی اندر چھپ کر کرتے ہونگے پس جو شخص مسیح موعود پر بدظنی کرتا ہے۔ اسے کس طرح احمدی کہا جاتا ہے۔ ایک دن میں نے مولوی کنجی کو ایک اشتہار چندے کی نسبت جو خلیفہ اول نے ۱۹۱۱ء میں شائع کیا تھا سنایا۔ اسمیں حضرت مسیح موعود کا حوالہ تھا کہ جو شخص تین ماہ تک قادیان چندہ نہیں بھیجتا وہ احمدی نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں ہے۔ اور وہاں کیسے ہے۔ مرزا ایسا مکار۔ کذاب نہ ہندؤں میں نہ مسلمانوں میں دیکھا ہے جیسا کہ یہ ہے۔ ایک نکاح عدت کے اندر پڑھا۔ اور اسکی وجہ محض یہ تھی کہ وہ شخص پہلے اس کا دشمن تھا۔ اور اسکو اپنے ساتھ ملانے کے لئے یہ کارروائی کی۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی کئی دفعہ اسکے واقعات لکھ چکا ہوں۔ خاکسار ای احمد احمدی مالابار

امید کہ ان شہادتوں سے بیغام پر مولوی کنجی کی حقیقت اچھی طرح واضح ہوجائیگی

مسٹر محمد ساگر چند کے متعلق مسافر آگرہ کی رائے

ولایت میں مسٹر محمد ساگر چند بیرسٹر ایٹ لاء کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے پر ہندو اخبارات میں ایک شور سا برپا ہوگیا ہے اور خاصکر آریہ اخبارات نے اسپر بہت زیادہ رنج اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ جو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ ایک قابل انسان کے علیحدہ ہونے پر قدرتاً انہیں رنج پہنچنا تھا۔ لیکن تعجب اس امر کا ہے کہ بعض آریہ اخبارات نے مسٹر موصوف کی قابلیت اور ذات پر فضول حملے کرکے اپنے دل کا بخار نکالا جاتا ہے ہمیں ان کمینہ حملوں کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ مسٹر ساگر چند کے حالات اور واقعات خود جواب دینگے۔ البتہ اس موقعہ پر آریوں کے ایک مشہور اخبار مسافر آگرہ کی رائے مسٹر موصوف کے متعلق درج کرتے ہیں جو اسنے ۱۵۔ اگست ۱۹۱۳ء کے پرچہ میں نہایت صفائی کے ساتھ اسطرح ظاہر کی ہے۔ کہ

"اس ہفتہ قادیان کے اخبارات میں یہ درد انگیز خبر شائع ہوئی ہے کہ قادیانی فرقہ کے مشن انگلستان کے مشنریوں کی سرگرم کوششوں سے وہاں ۷۵۷ ساگر چند نامی ایک نوجوان ہندو بیرسٹر بھی مسلمان ہوگیا ہے اور نہ صرف خود اکیلا ہی مسلمان ہوا ہے۔ بلکہ اپنے ساتھ ایک انگریز مرد و عورت دوستوں کو بھی اپنے مسلمان بنوایا ہے۔ مسٹر ساگر چند کئی سال ہوئے انگلستان بیرسٹری پاس کرنے گئے تھے۔ اور اب کل امتحانات سے فارغ ہو کر اچھے خاصے بیرسٹر بنگئے ہیں۔ اور جو مضامین اسکے اکثر ہندوستانی اخبارات میں نکلتے رہتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نہایت ہی ہونہار نوجوان ہیں"

کیا ہی اچھا ہوتا۔ دوسرے آریہ اخبار بھی مسافر آگرہ کی طرح اپنے درد کا اظہار کرنے کے ساتھ ہی کھلے دل سے مسٹر موصوف کی قابلیت کا اعتراف بھی کرتے۔

ہنگامہ کرتارپور کا فیصلہ

کرتارپور کے ہندوؤں نے اپنے ہمسایہ غریب مسلمانوں سے گذشتہ عید ضحیٰ کے موقعہ پر جو وحشیانہ سلوک کیا تھا اور جسمیں انہوں نے ایک آدھ گائے کی مزعومہ حمایت میں کئی اپنے ہم نوع مسلمانوں کو زندہ آگ میں جلا دیا تھا۔ اس کا فیصلہ ۲۰۔ اگست ۱۹۱۳ء کو اس عدالت خاص سے جسے گورنمنٹ نے اس مقدمہ کی تحقیق کے لئے مقرر کیا تھا ہو گیا ہے۔ جو یہ ہے کہ ۱۲۵ ملزموں میں سے ۸ کو پھانسی کی سزا ہوئی۔ ۱۳۵ کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی۔ بابو کلیان سنگھ ہرناز ڈینس کے میونسپل سکرٹری اور شیو دیال سنگھ سب انسپکٹر پولیس کو سات سات سال قید سخت کی اور ۲۰ ملزم بری ہوگئے۔

ہندو اخبارات اس فیصلہ کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ لیکن اگر مجرموں کے جرم کی نوعیت کو دیکھا جائے تو سزائیں بالکل مناسب معلوم ہوتی ہیں۔ ہمیں ان لوگوں پر حیرت ہے۔ جنہوں نے مذہبی تعصب سے کام لیکر ہزاروں لاکھوں روپیہ ان وحشیوں اور درندوں کی امداد و کیلوں پر خرچ کیا۔ اور اس طرح انہوں نے عملاً ثابت کر دیا کہ انکے نزدیک مجرموں کا یہ فعل برا نہیں تھا اور اب انکی سزاؤں کے خلاف آواز اٹھا کر اس کا مزید ثبوت دے رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک اگر کسی جگہ مسلمانوں سے ایسے درندگی کے فعل سرزد ہوں تو وہ بھی ایسی ہی سخت سزاؤں کے مستوجب ہونگے۔ جو ان مجرموں کو دیگئی ہیں۔ کاش! لوگ درندگی اور وحشت سے اپنے مذہب کی حمایت کرنے کی بجائے حضرت مرزا صاحب کے پیش کردہ طریق کے مطابق اپنے اپنے مذہب کی فضیلت ثابت کرنے کی طرف آئیں۔ جو یہ ہے کہ وہ سب کے ساتھ نرمی اور [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

ایک دوسرے کے محسن بنو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
فرمودہ ۸ اگست ۱۹۱۹ء

حضور نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر فرمایا۔

آپس میں جھگڑے کیوں ہوتے ہیں

بہت سے جھگڑوں اور اختلافوں کی وجہ میں دیکھتا ہوں شریعت کے احکام کی ناواقفی اور جہالت ہوتی ہے بلکہ مسلمانوں کے تو تمام جھگڑے بلا استثنا اسی کے باعث ہوتے ہیں۔ اگر ان امور کو مدنظر رکھا جائے۔ جن کی نگہداشت اور جن کو مدنظر رکھنا شریعت نے ضروری قرار دیا ہے۔ تو مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہ رہے تمام جھگڑے اور تنازعات جو مسلمانوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے دور کرنے کے متعلق کسی طور پر ایک ہی علاج نہیں بتایا جا سکتا۔ کیونکہ ہزاروں احکام ہیں۔ جن کو لوگ توڑتے ہیں۔ لیکن ایک بات ہے اگر اس کو مدنظر رکھا جائے۔ تو بہت سے فساد مٹ سکتے ہیں۔ جو کہ جس قدر تنازع ہوتے ہیں۔ وہ سب کسی نہ کسی حکم کی خلاف ورزی کے باعث ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی ایک خاص حکم کی خلاف ورزی کو ان سب کی وجہ قرار نہیں دیا جا سکتا مگر ایک اصل ہے۔ کہ اگر اس کو مدنظر رکھا جاوے تو تمام اختلافات ایک دم میں طے ہو جائیں۔

وہ اصل جس کے باعث سب جھگڑے دور ہو سکتے ہیں

وہ اصل کیا ہے۔ وہ یہ حکم ہے کہ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو محسن بنانے کی کوشش کرے۔ چنانچہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ کہ اللہ تمہیں عدل اور پھر احسان کا حکم دیتا ہے۔ پس احسان کرنا ایک حکم ہے جو ہر ایک مسلم کو دیا گیا ہے۔

اگر ہر ایک مسلمان یہ سمجھ لے کہ مجھے محسن بننا ہے تو تمام جھگڑے بہت آسانی کے ساتھ طے ہو سکتے ہیں کیونکہ سب کے سب جھگڑے اور فساد اسی حکم کے نہ سمجھنے کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔

اکثر لوگ چونکہ اس حکم کو اپنے لئے بھلا دیتے اور نظر انداز کر دیتے ہیں اور خیال کر لیتے ہیں کہ یہ دوسروں کے متعلق ہے۔ خود ان کے متعلق نہیں۔ اس لئے جھگڑے ہوتے ہیں۔ اگر تمام کے تمام لوگ اس کو یاد رکھیں تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر کوئی جھگڑا ہو۔ پس شریعت نے تمام جھگڑوں کے مٹانے کا گر بتا دیا۔ اور وہ یہ کہ تم محسن بننے کی کوشش کرتے رہو۔ اور احسان فراموش نہ بنو احسان فراموش نہ بننے سے میری یہ مراد نہیں کہ کسی کے احسان کو بھلا نہ دو۔ بلکہ یہ ہے کہ احسان کرنا نہ بھول جاؤ کیونکہ عموماً تنازع اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً ایک شخص کہتا ہے۔ میں نے فلاں سے زیادہ چیز مانگی تھی۔ مگر اس نے میرا کچھ لحاظ نہ کیا۔ حالانکہ میں اس کا بھائی تھا۔ کیا ہوتا اگر وہ مجھ پر احسان کرنے کے لئے تھوڑی سی قربانی کر دیتا۔ حالانکہ یہ کہنے والے کو سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے احسان کرنے کا جو حکم دیا ہے۔ اس کا بجا لانا صرف دوسرے کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ خود اس کے لئے بھی ہے۔ وہ خود کیوں اس پر عمل نہیں کرتا۔ اور کیوں بجائے زیادہ چیز مانگنے کے دینے والے پر احسان کرتا ہوا کم نہیں لے لیتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کرنا دوسرے کے لئے فرض سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو اس سے آزاد قرار دیتا ہے۔ اس پر تنازع پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ہمیشہ جب کبھی اختلاف ہوتا ہے۔ تو اس کی وجہ تلاش کرنے سے یہی معلوم ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کے متعلق کہتا ہے کہ اس نے یوں کیوں نہ کر دیا۔ ایک بیمار ہوتا ہے۔ اور ڈاکٹر کے پاس آدھی رات کے وقت جاتا ہے۔ اگر ڈاکٹر اس وقت اسے نہ دیکھے تو وہ شکایت کرتا ہے کہ کیوں رات کے وقت ڈاکٹر نے اسے دوائی نہ دی۔ اور اگر وہ اسی دے۔ تو کہتا ہے مفت دوا نہیں دے دی۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ احسان کا حکم تو اس کو بھی تھا۔ اس نے کیوں رات کو ڈاکٹر کو تکلیف دینے کی بجائے تھوڑی دیر صبر سے کام نہ لیا اور تکلیف کو برداشت کر کے صبح کا انتظار نہ کیا۔ پھر کیوں اس نے چار آنے کی بجائے آٹھ آنے نہیں دیدئے اگر ڈاکٹر کسی مجبوری کی وجہ سے رات کو چل نہ سکا۔ تو وہ تو مطعون ہو جائے۔ اور یہ جس نے اپنے متعلق خدا کے حکم کو بے دردی سے دیکھا کیوں الزام کے نیچے نہ آئے۔ پھر ایک شخص تاجر کے پاس جاتا ہے۔ اور اس سے کسی مال میں رعایت مانگتا ہے۔ اگر وہ نہ دے۔ تو کہتا ہے۔ دیکھو جی وہ میرا ہم مذہب تھا۔ اس نے مجھ سے بھی کچھ رعایت نہ کی۔ پھر قرض لیا ہو تو اس کے مطالبہ پر کہتا ہے۔ میں اس سے فلاں چیز ادھار لایا تھا اس کے دام ایک مہینہ تک تو اس نے نہیں مانگے۔ لیکن دوسرے مہینہ پیچھے ہی پڑ گیا۔ ہم کیا کھا جاتے آخر دے ہی دیتے۔ یہ کیوں کہتا ہے۔ اس لئے کہ وہ چاہتا ہے کہ دوکاندار اس پر احسان کرتا۔ مگر وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اس کو خود بھی تو احسان کا حکم تھا۔ اس نے کیوں نہیں دو مہینہ پہلے ہی تاجر کو روپے دیدئے تھے کہ وہ اپنے کام میں صرف کر لیتا۔ اور جب اس کو ضرورت ہوتی اس سے مال خرید لیتا۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اگر دوکاندار سودا دے کر ایک ذرا بھی دام لینے میں خاموشی اختیار کرتا ہے۔ تو وہ تم پر احسان کرتا ہے۔ اور تمہارا محسن ہے۔ کیونکہ اگر وہ اسی وقت قیمت مانگتا۔ جبکہ اس نے مال تمہارے حوالہ کیا۔ تو اسی کا حق تھا۔ پس اگر ایک شخص قرض دے کر ایک دن دو دن ہفتہ خاموش رہتا ہے۔ اور پھر مطالبہ کرتا ہے تو اس نے کوئی بدسلوکی نہیں کی۔ بلکہ جس قدر وہ کر سکتا تھا۔ اس نے احسان کیا ہے۔ اور احسان کرنا اسی کا کام نہیں۔ بلکہ تمہارا بھی ہے۔ کہ جس طرح اس سے مال لے کر روپیہ بعد میں دینا چاہتے ہو۔ اسی طرح اسے بھی پیشگی روپیہ دیدیا کرو۔ پس اگر کوئی دوکاندار مال دے کر ایک مہینہ تک کچھ نہیں طلب کرتا۔ تو اس نے احسان کا معاملہ کیا ہے۔ مگر خریدنیوالے

نے اس کے ساتھ بھائیوں والا معاملہ نہیں کیا کہ جب اس سے مطالبہ کیا گیا۔ تو جھگڑنے لگ گیا۔ اگر یہ بھی بھائیوں والا معاملہ کرتا تو کوئی جھگڑا اور فساد نہ ہوتا اور یہ کوئی وجہ نہیں کہ ایک شخص اپنا حق طلب کرے تو دوسرا اس سے لڑنے بیٹھ جائے۔ دیکھو اگر ایک فقیر کچھ مانگے۔ اور کچھ دینے پر وہ زیادہ لینے کے لئے اصرار کرے۔ تو دینے والا کہتا ہے۔ بھئی تمہارا کچھ حق تو نہ تھا۔ جتنا مجھے دینا تھا۔ دیدیا۔ ایسے موقعہ پر تو یہ بات یاد آجاتی ہے کہ کسی حق کی بنا پر ہی رعایت کا مطالبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن تاجر کے مطالبہ پر اور حق بجا مطالبہ پر کہا جاتا ہے کہ اس نے مجھے اور زیادہ رعایت کیوں نہ دی۔ اور احسان نہ کیا۔ اسوقت یاد نہیں رہتا کہ میرا تاجر پر کیا حق ہے کہ رعایت اور احسان چاہتا ہوں۔

تو یہ عجیب لڑائی ہوتی ہے۔ قرآن نے اس قسم کی لڑائیوں سے بچنے کا یہ اصل بتا دیا ہے کہ تم محسن بنو۔ پس ایک شخص جو دوسرے سے اس لئے لڑنے بیٹھتا ہے کہ اس نے مجھ پر کیوں احسان نہیں کیا۔ وہ خود اسپر احسان نہیں کرتا۔ وہ اس لئے ناراض ہوتا ہے کہ دوکاندار نے اس کو زیادہ چیز کیوں نہیں دی۔ ہم کہتے ہیں کہ اس نے دوکاندار سے کم کیوں نہ لے لی۔ کہا جاتا ہے۔ دیکھو جی۔ فلاں دوکاندار کیسا کورا آدمی ہے کہ ایک روپیہ کی دال یا چاول لئے تھے۔ ایک دانہ زیادہ نہ ڈالا۔ ہم کہتے ہیں لینے والے نے کچھ کم کیوں نہ لے لی۔ اگر سیر کا بھاؤ تھا تو پونا سیر کیوں نہ لے لیا۔ اسی طرح کپڑا خریدنے جاتے ہیں اور خواہش کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ دو انگشت زیادہ پھاڑنا مگر یہ نہیں کہتے کہ گز سے کچھ کم کر دینا۔

غرض جتنے جھگڑوں کو مَیں نے دیکھا ہے چہال سے ذمہ واری کے طور پر اور اس سے پہلے ایک ساتھی اور بھائی کے طور پر ان میں ۹۹ ننانوے فی صدی جھگڑوں کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ فلاں نے ہم پر احسان کیوں نہ کیا اور ایک دوسرے سے احسان کا خواہاں ہوتا ہے خود محسن بننا نہیں چاہتا ؞

اپنے لئے احسان کا مطالبہ شریعت کی ہتک ہے

پھر سب سے بڑی طوطا چشمی تو یہ ہے کہ شریعت کے حکم کا دوسرے سے مطالبہ کیا جائے۔ اور دوسرے سے چاہا جائے کہ وہ اسپر احسان کرے۔ مگر خود اسپر احسان نہ کیا جائے۔ دراصل اپنے لئے احسان کا مطالبہ کرنا یہ احسان نہیں بلکہ ڈاکہ ہے۔ کیونکہ اپنے نفس کے لئے خود مطالبہ کرنا احسان نہیں ہوتا۔ ہاں تیسرا شخص کہہ سکتا ہے کہ احسان کرو یہ نہیں کہ خود ایک انسان کہے کہ مجھ پر احسان کرو۔ تو لینے والے کا حق نہیں کہ وہ احسان کا مطالبہ کرے بلکہ مومن کے لئے تو یہ حکم ہے کہ وہ دوسرے پر احسان کرے۔ دوسرے سے اپنے لئے احسان کا مطالبہ کرنا تو سوال ہے۔ اور مومن کے لئے سوال کرنا ممنوع ہے صحابہ کرام کی شان اسی قسم کے واقعات سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے آپؐ سے سوال کیا۔ آپنے پورا کر دیا۔ پھر آیا اور سوال کیا پھر آپنے پورا کر دیا۔ اسی طرح کئی دفعہ ہوا۔ آخر آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں وہ چیز دوں۔ جو تمہیں دین و دنیا میں غنی کر دے۔ اور وہ یہ ہے کہ آئندہ کے لئے سوال کرنا چھوڑ دو۔ اس نے عرض کیا کہ حضور بس اب کبھی سوال نہیں کروں گا۔ ایک جنگ کے موقعہ پر یہی صحابی گھوڑے پر سوار تھے کہ ان کے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ ایک دوسرے شخص نے چاہا کہ اُٹھا کر پکڑا دے۔ مگر انہوں نے اس کو قسم دی کہ نہ پکڑانا۔ کیونکہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر اقرار کر چکا ہوں کہ کبھی سوال نہ کرونگا۔ چنانچہ وہ خود گھوڑے سے اُترے اور کوڑا اُٹھا کر پھر سوار ہو گئے۔ اگرچہ یہ سوال نہ تھا۔ مگر چونکہ اس میں بھی ایک صورت سوال پیدا ہو جاتی تھی۔ اس لئے اس کو بھی اجتناب کیا۔ پس جو شخص معاملہ میں زیادہ چاہتا ہے وہ سوال کرتا ہے۔ عورتوں کو دیکھا جاتا ہے کہ کوئی عورت سودا لانے تو خریدنے ؛ انیاں ضرور زیادہ مانگتی ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ لے ہی لیتی ہیں۔ خواہ ایک گھنڈل ہو یا ایک گاجر ہی ہو۔ اگر ایسا نہ کریں۔ تو گویا ان کا شوق پورا نہیں ہوتا۔ اسی طرح اور معاملات میں ہوتا ہے۔ کپڑا لینے والا ایک گز زیادہ کا طالب ہو کر ممنون احسان بننا چاہتا ہے لیکن کم لے کر محسن بننا نہیں چاہتا۔ پس کل اختلاف کی بنا یہی ہوتی ہے۔ ایسا شخص شریعت کی ہتک کرتا ہے جو خود کہتا ہے کہ مجھ پر احسان کرو۔ حالانکہ یہ اس کا حق نہیں قاضی کہے کہ وہ کہے تم فلاں پر احسان کرو۔ اسی طرح جھگڑوں کو طوالت ہوتی ہے۔ اگر ہر ایک فریق یہ کوشش کرے کہ وہ خود محسن بنے۔ تو کوئی جھگڑا نہ ہو۔ اور پھر ایک تیسرا شخص دونوں کو احسان کا مشورہ دے۔ جو خود طالب احسان ہوتا ہے وہ برا کرتا ہے۔ اگر اس طرح ہو کہ لوگ خود نہ کہیں بلکہ دوسرا کہے تو اول تو اختلافات ہی نہوں اور اگر ہوں تو منٹوں میں فیصلہ ہو جائے ؞

محسن بننے کی نصیحت

بس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان اللّٰہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ اللہ تعالےٰ احسان کا حکم دیتا ہے۔ تم محسن بنو۔ اور جب تم محسن بنو گے۔ تو تمہارے جھگڑے دُور ہو جائینگے۔ اور اگر ہونگے۔ تو پھر نہیں ججوں اور قاضیوں اور امیروں کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ رہیگی۔ خود ہی فیصلہ ہو جائینگے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے سمجھنے کی توفیق دے۔ اور آپ میں ایسا اتفاق و اتحاد پیدا کرے جس کی نظیر دنیا کی اور قوموں میں تو کیا اللہ تعالےٰ کی پہلی سلسلوں کی قوموں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ؞

طلائی تبادلہ کی نئی شرح

چونکہ تبادلہ کی نئی شرح کے مطابق ایک روپیہ کی قیمت ا شلنگ ۱۰ پنس ہو گئی ہے۔ اس لئے درآمد طلا کے ایکٹ ۲۲ مجریہ ۱۹۱۷ء کے موجب جس قدر سونا باہر سے آتا ہے۔ اس کی شرح تبادلہ میں نظر ثانی کر کے گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سا ورن کی قیمت ۱۱ روپیہ تین آنے مقرر کی گئی ہے ؞

قادیان سے لنڈن

نیّر کا سفر نامہ۔

مکرم جناب بابو عبدالرحیم صاحب نیّر ایک قابل اہل قلم اور بہت اچھے مضمون نگار ہیں۔ آپ نے ولایت روانہ ہونے پر وعدہ فرمایا تھا کہ "قادیان سے لنڈن" تک کے حالات سفر مسلسل اور باقاعدہ لکھکر ارسال فرماتے رہینگے لیکن افسوس دوران سفر میں بیمار ہو جانے کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکے۔ اور صرف ایک ہی مضمون لکھ کر بھیج سکے۔ جسے ان کے سفرنامہ کی تمہید سمجھنا چاہیئے۔ اور اصل حالات کا منتظر رہنا چاہیئے امید ہے۔ اب جبکہ وہ ولایت پہنچ چکے ہیں۔ اطمینان کے ساتھ اس سلسلہ مضمون کو پورا کر سکیں گے۔

ان کا ارسال کردہ مضمون حسب ذیل ہے ٭

(ایڈیٹر)

(۱۵ ارجولائی ۱۹۱۹ء) میں اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہوں اپنے فرخندہ بخت پر خوش ہوں۔ اپنے مولا کے احسانات کو یاد کرتا ہوں۔ اور آج اپنی دیرینہ خواہش اور اپنے دل کی ایک پاک امنگ کو عملی جامہ پہنتے ہوئے دیکھکر فرط خوشی سے کہتا ہوں ؎

بلّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

یہ وہ باتیں جو خواب تھیں وہ ارادے جو محض خیال تھے۔ مسیح پاک کی جوتیوں اور حضرت فضل عمر کی توجہ سے حقیقت کا لباس زیب تن کر رہے ہیں۔ خدا کی بڑائی ہو محمد عربی پر ہزار ہزار صلوۃ اور احمد قادیانی پر سلام ہوں کہ گمنام عبدالرحیم ایسا احمدی نیّر بنکر تبلیغ اسلام کے لئے جاتا ہے۔

میرے قلب میں خیالات کا سلسلہ ہے۔ نیّر سلسلہ اپنی زندگی کا نقشہ ہے۔ میں مُردوں کو زندہ کئے جانے کی مجسم مثال ہوں ؎

مرا دم معجزہ ہے انکے دم ان کی توجہ کا
میں زندہ ہوں اگرچہ قصۂ لاز ہے افسانہ

میں بچہ تھا کہ میں نے خواب میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری دیکھی۔ اور حضرت سرور کائنات کے قدمہائے مبارک کو چھوا۔ میری والدہ نے اس خواب کی تعبیر یہ کی تھی کہ "بیٹا! تو بڑا ہو کر یا خود بڑا عالم ہوگا یا تم کو حضرت امام مہدی مل جائیں گے۔" میرے خدا کی تعریف ہو کہ مجھے محمد رسول اللہ کی سواری ملی۔ جنکے قدم چھوئے اور خادم مہدی بنا۔

جب میں سخت بیمار تھا۔ ڈاکٹر میری زندگی سے مایوس تھے میں نے خدا کے مسیح کو لکھا کہ "حضور میرے لئے نواب صاحب کے صاحبزادے عبدالرحیم کی سی دعا فرما دیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں حضور کی کامیابی دیکھوں۔" اس کے لئے جواب میں حضرت جری اللہ نے تحریر فرمایا۔ "میں نے دعا کی ہے۔ تا صحت یاد دلاتے رہیں۔"

سبحان اللہ وبحمدہ مجھے صحت ہوئی۔ پسر موعود کے زمانہ میں مسیح پاک کی کامیابی دیکھنے کے لئے زندہ ہوں۔

ڈاکٹران سید محمد حسین شاہ اور مرزا یعقوب بیگ صاحبان حضرت خلیفہ اول کے حضور حاضر تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کی بزدلی کا اور ولایت میں ایک مبلغ بھیجنے کا ذکر تھا۔ حضرت نورالدین فرما رہے تھے "وہ (محمد علی صاحب) تو بہت ہی بزدل ہے" (غالباً مولوی محمد علی صاحب کو بھجوانے کی تجویز ہو رہی تھی) ڈاکٹر صاحبان کہہ رہے تھے "حضور! وہاں جاکر تو خواجہ بھی بیمار ہو گیا ہے کہ اچانک اس عاجز نے دربار خلافت میں صدائے السلام علیکم کی۔ سیدنا حضرت خلیفہ اول نے محبت سے بٹھایا اور فرمایا "تم کو ولایت بھیجدیں" میرے جانے کا ابھی وقت تھا اس لئے میرے منہ سے نکلا "حضور! یہ (ڈاکٹر صاحبان کی طرف اشارہ کرکے) بڑے بڑے آدمی ہیں۔ میں چھوٹا سا آدمی کیا کر سکونگا" حضرت نے فرمایا "کام چھوٹے آدمی ہی کیا کرتے ہیں" خدا کی ستائش ہو کہ چھوٹوں کو بڑا بنانیوالا آیا۔ اور مقدس نورالدین کے منہ کی بات آج پوری ہوئی ؎

ایں سعادت چو بود قسمت ما
رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

اللّٰھم صل علی محمد وعلےٰ آلہ واصحابہ وعلی عبدک المسیح الموعود۔

حضرت خلیفۃ المسیح اور قادیان کی مبارک جماعت کو رخصت کے لئے سڑک پر آنا۔ اور حضور انور کا چلتے ہوئے خدام سے دوحلف اطاعت" لینا اور ہمارے لئے دعا کرنا وہ عزت ہے۔ جو اللہ محض اپنے فضل سے ہی میرے جیسے سراسر نالائق انسان کو بھی عطا کر سکتا ہے ؎

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کسقدر شکر کروں لے مرے سلطاں تیرا

یہ سلسلہ خیالات جس میں احسان باری کی یاد حضرت خلیفہ ثانی کی غریب نوازی۔ حضور کا بیمار ہونا اور ایک ڈن کے بچے کا خیال شامل تھا۔ بٹالہ تک جاری رہا۔ گھڑی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ دیر ہو گئی ہے مگر خداوند مسیح محمدی کا خدا قادر تھا کہ گاڑی کو دیر سے لائے چنانچہ بٹالہ میں کام کرکے ہم گاڑی پر بافراغت سوار ہو سکے

اخویم شیخ فضل حق صاحب بٹالہ سے امرتسر تک حضرت فضل عمر کے ساتھ خدا کے تازہ آتے ہوئے فضل و رحمت کی یاد دہانی کیلئے آئے اور جب تک بمبئی میل نام تو ہے کے گھوڑے نے تیزی کے ساتھ چلکر احباب امرتسر سے ہم کو جدا نہ کر لیا فضل حق جسمانی طور پر بھی ہمارے ساتھ رہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ امرتسر سٹیشن پر عزیز عطاء اللہ پسر ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب اور بابو فقیر علی صاحب نے جماعت امرتسر کی قائمقامی کرتے ہوئے خدام محمود کی تواضع کی اور بابو صاحب موصوف نے فرمایا "عجیب اتفاق ہے کہ جسدن حضرت مفتی محمد صادق صاحب تشریف لیگئے تھے اس دن بھی پہنچنے ہی گاڑی کو لائن کلیر دیا تھا اور آج بھی دیر نہ ہی دیا ہے" ہم نے اس کو بہت مبارک فال سمجھا۔ اور دعا کی کہ اللہ جماعت احمدیہ امرتسر کو ترقی دے۔

ہم ریل میں سوار تو ہو گئے۔ مگر سیکنڈ کلاس میں بھی اسقدر ہجوم کہ دور تک کھڑے کھڑے جانا پڑا۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ اس گاڑی میں تین نوجوان لنڈن جانیوالے موجود ہیں۔ دو ہندو اور ایک مسلمان ہے۔ ہمارا ارادہ تبلیغ کا کام ان سے شروع ہو گیا ہے ٭

Digtized by Khilafat Library

فہرست نومبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے۔ مگر اگر بالکل مکمل دیکھنا چاہیئے بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ بعد بعض دفعہ بیعت کر.. ان کے نام بہشتم ڈاک کی فہرست سے بھی کسی نہ کسی ما[illegible] سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام [illegible] ہو سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہی کا یہ نمبر شمار ہے۔

(ایڈیٹر)

بابت ماہ مئی ۱۹۱۹ء

۷۴۵۔ مسماۃ لطیفۃ ضلع بریلی
۷۴۶۔ محمد الیاس صاحب 〃 〃
۷۴۷۔ مسماۃ صغریٰ بیگم 〃 〃
۷۴۸۔ مسماۃ جعفر خاتون 〃 〃
۷۴۹۔ ساجدہ خاتون 〃 〃
۷۵۰۔ تاج محمد صاحب 〃 امرتسر
۷۵۱۔ محمد عبد اللطیف صاحب 〃 گجرات
۷۵۲۔ فتح محمد صاحب 〃 جہلم
۷۵۳۔ حاکم علی صاحب 〃 جھنگ
۷۵۴۔ نصر[illegible] صاحب 〃 گورداسپور
۷۵۵۔ عبد الغفور صاحب 〃 بھاگلپور
۷۵۶۔ حسین بی بی 〃 سیالکوٹ
۷۵۷۔ عبد الحکیم صاحب 〃 پشاور
۷۵۸۔ فاطمہ بی بی 〃 گوجرانوالہ
۷۵۹۔ ریحان بی بی 〃 〃
۷۶۰۔ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد افضل صاحب پٹیالہ
۷۶۱۔ محمد یوسف صاحب 〃 گجرات
۷۶۲۔ دختر حاجی سلطان محمود صاحب 〃 جھنگ
۷۶۳۔ عایہ حاجی سلطان محمود صاحب 〃 〃
۷۶۴۔ والدہ مرزا محمد اسحٰق صاحب 〃 گورداسپور
۷۶۵۔ والدہ مرزا محمد احسن صاحب 〃 〃

۷۶۶۔ ہمشیرہ محمد شریف بیگ صاحب۔ ضلع گورداسپور
۷۶۷۔ عبد الحق صاحب 〃 〃
۷۶۸۔ مولوی نظام الدین صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۶۹۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۷۷۰۔ عبد الغفور صاحب۔ 〃 〃
۷۷۱۔ عبد الرحمان صاحب۔ 〃 〃
۷۷۲۔ عبد الرشید صاحب۔ 〃 〃
۷۷۳۔ عبد الحمید صاحب۔ 〃 〃
۷۷۴۔ سائراں بی بی۔ 〃 〃
۷۷۵۔ زینب 〃 〃
۷۷۶۔ فاطمہ 〃 〃
۷۷۷۔ ہاجرہ 〃 〃
۷۷۸۔ صابراں 〃 〃
۷۷۹۔ محمد الدین صاحب 〃 〃
۷۸۰۔ محمد شریف صاحب 〃 〃
۷۸۱۔ عبد المجید صاحب 〃 〃
۷۸۲۔ بھاگی بی بی 〃 〃
۷۸۳۔ محمد دین صاحب 〃 〃
۷۸۴۔ والدہ محمد دین صاحب 〃 〃
۷۸۵۔ عبد الرحمان خان صاحب 〃 〃
۷۸۶۔ یعقوب خان صاحب 〃 〃
۷۸۷۔ محمد موسیٰ صاحب 〃 〃
۷۸۸۔ ہمشیرہ محمد دین صاحب 〃 〃
۷۸۹۔ محمد خان صاحب 〃 〃
۷۹۰۔ عبد اللہ خان صاحب 〃 〃
۷۹۱۔ اہلیہ محمد خان صاحب 〃 〃
۷۹۲۔ امینہ بی بی 〃 〃
۷۹۳۔ ہمشیرہ محمد خان صاحب 〃 〃
۷۹۴۔ فوجداد خان صاحب 〃 〃
۷۹۵۔ عبد اللہ خان صاحب 〃 〃
۷۹۶۔ غلام محمد صاحب 〃 〃
۷۹۷۔ اہلیہ عبد اللہ صاحب 〃 〃
۷۹۸۔ عالم خان صاحب 〃 〃
۷۹۹۔ بہادر خان صاحب 〃 〃

۸۰۰۔ اہلیہ بہادر خان صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
۸۰۱۔ غلام محمد صاحب 〃 〃
۸۰۲۔ ولی داد خان صاحب 〃 〃
۸۰۳۔ نواب خان صاحب 〃 〃
۸۰۴۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۰۵۔ اجمل خان صاحب 〃 〃
۸۰۶۔ ابراہیم خان صاحب 〃 〃
۸۰۷۔ حیدر صاحب 〃 〃
۸۰۸۔ نذر خان صاحب 〃 〃
۸۰۹۔ پسر کلاں 〃 〃 〃
۸۱۰۔ پسر خورد ناظر خان صاحب 〃 〃
۸۱۱۔ عایشہ بی بی 〃 〃
۸۱۲۔ فاطمہ 〃 〃
۸۱۳۔ شاہ الدین صاحب 〃 〃
۸۱۴۔ ہر دو اہلیہ شاہ دین صاحب 〃 〃
۸۱۵۔ نواب خان صاحب 〃 〃
۸۱۶۔ روشن خان صاحب 〃 〃
۸۱۷۔ اہلیہ نواب خان صاحب 〃 〃
۸۱۸۔ عبد اللہ خان صاحب 〃 〃
۸۱۹۔ ناظر خان صاحب 〃 〃
۸۲۰۔ الہ داد خان صاحب 〃 〃
۸۲۱۔ اہلیہ الہ داد خان صاحب 〃 〃
۸۲۲۔ کریم داد صاحب 〃 〃
۸۲۳۔ پیر داد صاحب 〃 〃
۸۲۴۔ سلطان خان صاحب 〃 〃
۸۲۵۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۲۶۔ امینہ 〃 〃
۸۲۷۔ زینب 〃 〃
۸۲۸۔ سکینہ 〃 〃
۸۲۹۔ دوست محمد خان صاحب 〃 〃
۸۳۰۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۳۱۔ پسر 〃 〃 〃 〃
۸۳۲۔ بنت دوست محمد خان صاحب 〃 〃
۸۳۳۔ محمد خان صاحب 〃 〃

۸۳۴۔ اہلیہ محمد خان صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
۸۳۵۔ جان محمد صاحب۔ 〃 〃
۸۳۶۔ خلیل خان صاحب 〃 〃
۸۳۷۔ صاحبداد خان صاحب 〃 〃
۸۳۸۔ اسمٰعیل خان صاحب 〃 〃
۸۳۹۔ منشی خان صاحب 〃 〃
۸۴۰۔ اہلیہ خلیل خان صاحب 〃 〃
۸۴۱۔ اہلیہ صاحبداد خانصاحب 〃 〃
۸۴۲۔ گوہر خان صاحب 〃 〃
۸۴۳۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۴۴۔ طالع بی بی 〃 〃
۸۴۵۔ پسر گوہر خان صاحب 〃 〃
۸۴۶۔ اہلیہ اسمٰعیل خان صاحب 〃 〃
۸۴۷۔ لال خان صاحب 〃 〃
۸۴۸۔ فیض خان صاحب 〃 〃
۸۴۹۔ والدہ 〃 〃 〃 〃
۸۵۰۔ زہرہ 〃 〃
۸۵۱۔ محمد خان صاحب راجپوت 〃 〃
۸۵۲۔ گلاب بی بی 〃 〃
۸۵۳۔ اہلیہ محمد خان صاحب 〃 〃
۸۵۴۔ عبداللہ صاحب کمہار 〃 〃
۸۵۵۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۵۶۔ خدا بخش صاحب 〃 〃
۸۵۷۔ تائی عبداللہ صاحب 〃 〃
۸۵۸۔ محمد دین صاحب 〃 〃
۸۵۹۔ والدہ 〃 〃 〃 〃
۸۶۰۔ فضل کریم صاحب 〃 〃
۸۶۱۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۶۲۔ الٰہ دین صاحب 〃 〃
۸۶۳۔ خدا بخش صاحب 〃 〃
۸۶۴۔ اللہ بخش صاحب 〃 〃
۸۶۵۔ امیرا صاحب 〃 〃
۸۶۶۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۶۷۔ نبیلداپ صاحب 〃 〃

۸۶۸۔ عنایت اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۶۹۔ بھولا صاحب 〃 〃
۸۷۰۔ فضل دین صاحب 〃 〃
۸۷۱۔ علی محمد صاحب 〃 〃
۸۷۲۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۷۳۔ والدہ 〃 〃 〃 〃
۸۷۴۔ محمد شریف صاحب 〃 〃
۸۷۵۔ بنت علی محمد صاحب 〃 〃
۸۷۶۔ قمر الدین صاحب 〃 〃
۸۷۷۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۷۸۔ عبداللہ صاحب 〃 〃
۸۷۹۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۸۰۔ احمد الدین صاحب 〃 〃
۸۸۱۔ عمر الدین صاحب 〃 〃
۸۸۲۔ مہر الدین صاحب 〃 〃
۸۸۳۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۸۴۔ برکت اللہ صاحب 〃 〃
۸۸۵۔ علی محمد صاحب 〃 〃
۸۸۶۔ برکت بی بی 〃 〃
۸۸۷۔ دین صاحب 〃 〃
۸۸۸۔ اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۸۸۹۔ فیروز صاحب 〃 〃
۸۹۰۔ اسمٰعیل صاحب 〃 〃
۸۹۱۔ ابراہیم صاحب 〃 〃
۸۹۲۔ نذر خان صاحب 〃 〃
۸۹۳۔ اہلیہ اسمٰعیل خان صاحب 〃 〃
۸۹۴۔ نواب موچی صاحب 〃 〃
۸۹۵۔ نتھو صاحب بافندہ 〃 〃
۸۹۶۔ صاحبدین صاحب 〃 پشاور
۸۹۷۔ حبیب اللہ خان صاحب 〃 گجرات
۸۹۸۔ غلام محمد صاحب 〃 جھنگ
۸۹۹۔ شہاب الدین صاحب 〃 بجنور
۹۰۰۔ انوار الحق صاحب 〃 ہوشیارپور

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اشتہار

پچیس روپے ماہوار تنخواہ

ہمیں ایک انٹرنس پاس کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ شروع مبلغ پچیس روپے زیادہ حسب لیاقت دیجائیگی انٹرنس فیل بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ رہائش کے لئے جگہ مفت دیجائیگی۔ درخواستیں بنام
سراج الدین سائیکل مرچنٹ۔ نیلا گنبد لاہور

دارالامان میں مکان بنانیوالوں کیلئے خاص رعایت

میں دارالامان قادیان میں بھٹہ کا کام کراتا ہوں۔ جو احمدی بھائی مکان بنانا چاہیں وہ مجھ سے بطور بیع السلم اینٹیں خریدیں۔ ۱۵ ستمبر تک پیشگی قیمت جمع کرا دینے والوں کو ماہ نومبر کو بھٹہ پر [illegible] ہزار کے نرخ سے اینٹ درجہ اول دونگا (دس فیصدی روڑہ ہوگا) آجکل نرخ قادیان میں [illegible] ہزار اینٹ کا ہے۔
مستری عبدالرحمٰن ٹھیکیدار۔ احمدیہ بھٹہ قادیان

از پیشگاہ جناب عبداللطیف خانصاحب ایڈیشنل منصف درجہ دوم پشاور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

دوکان سرچنداس نرائن داس بذریعہ سرچنداس الدکھ مل فریب کارندہ محلہ ٹانکوٹ تحصیل نوشہرہ — بنام — گوکل چند ولد پریدیال قوم روڑہ پیشہ بیوپار سکنہ نوشہرہ کلاں حال گوجرانوالہ

دعویٰ مبلغ ۱۱ روپیہ بقایا از حساب بہی کھاتہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعاعلیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ تاریخ ۳۰/۸/۱۹ کو اصالتاً یا بذریعہ مختار عام عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیروی مقدمہ و جواب دہی کریں ورنہ ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ تحریر ۱۵/۸/۱۹

دستخط بحروف انگریزی — مہر عدالت

ممالک غیر کی خبریں

میکسیکو اور انگلستان (نیویارک ۱۷ر اگست) ایسوسی ایٹیڈ پریس کا نامہ نگار واشنگٹن سے اطلاع دیتا ہے کہ کرنزا نے مسٹر کیومنز برطانوی سفیر متعینہ میکسیکو شہر کو ملک سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔ وجہ بیان نہیں کی گئی ٭

آرمینیا کی حالت (پیرس ۱۴ر اگست) آرمینیا کے پریزیڈنٹ نے اتحادیوں سے مدد کی درخواست کی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ ینگ ٹرکس اور تاتاری اور پاشا کے ماتحت عارضی صلح کی شرائط کو نظر انداز کر کے روسی بالشویکوں کے ساتھ نامہ و پیام کر رہے ہیں۔ ترکوں اور ارمنوں کے درمیان بعض اضلاع میں جنگ شروع ہے پریزیڈنٹ نے درخواست کی ہے کہ یا تو فوراً اتحادی سپاہ بھیجو یا گولہ بارود سے مدد کرو ٭

یورپ میں گرمی کی لہر (لنڈن ۱۴ر اگست) برطانیہ اور فرانس میں گرمی کی لہر جاری ہے۔ اور ایم موریو مشہور فرانسیسی ہیئت دان اس کی وجہ سورج کے داغ بتاتا ہے۔ سطح عالم کے مختلف حصوں میں تار برقی کی تاریں دنیا کی سوسمی لہروں میں تلاطم پیدا ہونے کی وجہ سے اثر پذیر ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے اکثر بار تمام برقی سلسلوں میں تاخیر واقع ہوئی ہے ٭

علاقہ رائن سے انگریزی فوج کم ہو رہی ہے کولون ۱۷ر اگست۔ انگریزی فوج جو علاقہ رائن پر قابض ہے۔ وہ بہت تیزی سے کم ہو رہی ہے۔۔۔ سارے ڈویژن انگلستان کو واپس جا رہے ہیں۔ انگریزی فوجی حکام ان سپاہیوں کو جو فصل کاٹنے میں خوشی سے مدد دینا چاہیں پوری تنخواہ پر کام کرنے دیتے ہیں ٭

شمال مغربی روس کی نئی گورنمنٹ ہیلسنگفورس ۱۲ر اگست نئی روس شمال مغربی پراونشل گورنمنٹ لیانزوف کی وزارت سے قائم ہوئی ہے۔ اس وزارت کا عقیدہ متوسط درجہ کا انقلاب انگیز سوشیل لسٹک اور سخت خلاف بولشیوزم کے ہے ٭

نیویارک کی ریلوے سٹرائک نیویارک ۱۷ر اگست زمین سے نیچے اور زمین سے بلندی کی ریلوں نے ہن کمن اور برو کلس نے کام بند کر دیا۔ جو تین لاکھ مسافر ہر روز لے جاتی ہیں نیویارک کے مشیر موٹر گاڑیوں کو چلا دیا۔ اور جو تین سو سفینہ جنگ نے مستعار دیں۔ اور باقی پرائیوٹ موٹر گاڑیاں مناسب کرایہ پر چلنے لگیں ٭

ہنگری کی نئی گورنمنٹ کوپن ہیگن ۱۶ر اگست بوڈاپسٹ سے سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے کہ کیبنٹ بن گئی ہے۔ اور ہر فریڈرک ابھی وزیر اعظم ہے وزیر جنگ اور وزیر سفیہ خارجہ ریڈیگل ہیں ٭

جرمنی کو تار بھیجے جاسکیں گے۔ شائع کیا گیا ہے کہ جرمن آسٹریا پرتگال۔ سویڈن اور جاپان کے ان علاقوں سے جن پر فوجی قبضہ نہیں ہے۔ تار بھیجے جاسکیں گے۔ جرمنی اور جرمن آسٹریا کو جانیوالے تار براہ لنڈن ایک روپیہ آٹھ آنہ فی لفظ کے حساب سے لئے جائینگے۔ جو کہ یورپ کو جانیوالے معمولی تاروں کے نرخ سے ۲ آنہ فی لفظ زیادہ ہے۔

بدتہذیب بولشیوک (لنڈن ۱۵ر اگست) ریڈیو کو معلوم ہوا ہے کہ بولشیوک حکومت کی حالت دن بدن خشک ہو رہی ہے بوڈاپسٹ کے واقعات بیلاکن کی تسخیر نے بولشیوک افواج پر بہت بد اخلاقی کا اثر پیدا کیا ہے۔ بہت سی افواج جماعتوں کو بسن نے مسکو اور اوکرسکی نے کیف پر ضروری تجاویز پر بحث کرنے اور بولشیوک حکومت کو تقویت پہنچانے کے لئے جمع کیا ہے۔ بولشیوک افواج کو جنرل ڈینکن کی افواج نے بہت پیچھے دھکیل دیا ہے جو پولٹاوا کے شمال کی حدود تک پہنچ چکا ہے۔ اور کیف

ہندوستان کی خبریں

نیا جنگی قرضہ ہندوستان کا نیا جنگی قرضہ میں ۵ر اگست ۱۹۱۹ء تک (۱۳۹۶۷۶۰۰) روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ جس میں (۷۵۹۹۷۵۰ روپے) جنگی تمسکات کی شکل میں ہے۔

ملتان میں مجوزہ گورنمنٹ کالج ملتان میں ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو ملتان میں مجوزہ گورنمنٹ کالج کی جگہ کے حصول کے لئے کارروائی کرے گی ٭

پنجاب میں پلیگ ہفتہ مختتمہ ۱۵ر اگست ۱۹۱۹ء کی سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب کی دیسی ریاستوں اور سرکاری اضلاع میں پلیگ کا کوئی نام و نشان نہیں ہے ٭

فتح کی خوشی میں قیدیوں کی رہائی (۱۷ر اگست کلکتہ) فتح کی خوشی کے عہدنامہ کے سلسلہ میں احاطہ بنگال کی جیلوں میں سے (۲۳۸۸) قیدی چھوڑ دئے گئے ہیں۔ انمیں سے ۱۴۳ عورتیں اور باقی تمام مرد ہیں ٭

بمبے میل پٹری سے اُتر گئی (راولپنڈی ۱۸ر اگست) آج صبح کہ ۲۰ منٹ صبح کو ۳ اپ بمبے میل جب اٹک اور خیرآباد کے درمیان سرنگ سے گذر چکی۔ تو ایک بڑے بھاری پتھر سے جو سرنگ کے منہ سے ۵۰ گز کے فاصلہ پر گر پڑا اتفاقیہ تصادم ہوا۔ اور انجن مع تین گاڑیوں کے پٹڑی سے اُتر گیا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ انجن کے آدمیوں کو خفیف سی ضرب پہونچی۔ اور ڈاک اور مسافروں کو ایک اور گاڑی میں تبدیل کر دیا گیا ٭

مقدمہ ہوشیارپور کا فیصلہ لاہور کی سپیشل عدالت سے ہفتہ کے روز مقدمہ ہوشیارپور کا فیصلہ سنایا گیا۔ جسمیں گنڈا سنگھ پر زیر دفعہ ۱۲۴ الف اور قاعدہ ۲۵ حفاظت ہند کا الزام لگایا گیا تھا۔ گنڈا سنگھ کو چھ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی ٭

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)